REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO.P/GDP--3

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian PIN. 143516.

جلد ۲۵

شمارہ ۱۵

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

۷ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ — ۸ شہادت ۱۳۵۵ ہش — ۸ اپریل ۱۹۷۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۵ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ یکم اپریل تک کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ شہادت (اپریل) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کو مورخہ ۳۱ مارچ کو اچانک ۱۰۳ ٹمپریچر ہو گیا۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے دو روز بعد بخار تو ٹوٹ گیا۔ مگر کمزوری ابھی باقی ہے۔ احباب محترم موصوف کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۵ شہادت (اپریل)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال ربوہ تشریف فرما ہیں۔ موصوف کے سفر و حضر میں صحت و سلامتی اور بخیریت مراجعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کی تشویشناک علالت

اور

سیدہ ممدوحہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

قادیان ۵ اپریل۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کی طبیعت دیر سے علیل چلی آ رہی ہے۔ لیکن کچھ دنوں سے آپ کی علالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ ہفتہ زیرِ اشاعت ربوہ سے حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان کا جو تفصیلی گرامی نامہ حضرت سیدہ ممدوحہ کی حالیہ شدید علالت کے بارہ میں موصول ہوا ہے، احباب کی آگاہی کے لئے مکمل طور پر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دردِ دل کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آپ ایک نہایت درجہ قیمتی روحانی وجود ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے اس وقت صرف یہ دو ہی مبارک وجود زندہ ہمارے اندر موجود ہیں۔ یعنی آں سیدہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ آپ کا دعا گو وجود جماعت کے لئے جس قدر برکتوں و رحمتوں کا ذریعہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ بڑی توجہ اور الحاح کے ساتھ بارگاہِ ربّ العزت میں سجدہ ریز ہو کر دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور اُن کے مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان کا گرامی نامہ بنام حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان محررہ ۱/۴/۷۶ درج ذیل ہے:-

"مکرم محترم حضرت مولوی صاحب!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
اُمید ہے آپ بفضلہٖ بخیر و عافیت ہوں گے۔

اس سے قبل بذریعہ تار حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی تشویشناک علالت کے متعلق اطلاع دے چکا ہوں۔ (یہ تار مورخہ ۲۹ مارچ کو ربوہ سے چل کر ۲ اپریل قادیان پہنچی جس میں اطلاع دی گئی کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

یوں تو ان کی طبیعت پچھلے ایک سال سے خراب چلی آ رہی تھی۔ لیکن تقریباً ۲ ماہ سے کمزوری بہت ہو گئی تھی۔ اب پچھلے ماہ سے کمزوری کے ساتھ بخار بھی ہو رہا ہے خون کا امتحان کروایا گیا۔ تو خون میں INFECTION نکلی۔ جس کے لئے ادویہ استعمال کی گئیں۔ شروع میں INFECTION میں قدرے کمی ہوئی تھی۔ لیکن آج خون کا دوبارہ امتحان لینے پر پتہ لگا کہ INFECTION پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ اسی طرح قارورہ کے امتحان سے معلوم ہوا کہ قارورہ میں بھی INFECTION ہے۔

کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے اور سہارے کے ساتھ ہی کروٹ دلوائی جاتی ہے۔ درویشانِ کرام میں تحریک فرمائیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے وجود مبارک کو تادیر ہم میں موجود رکھے۔"

پس جملہ احبابِ جماعت سے محترمہ سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل نازل فرمائے۔ آمین۔

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے کی کانگریس میں شمولیت

اور

جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ

وزیر اعظم اندرا گاندھی جی کی طرف سے جاری کردہ ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے ۲۰ نکاتی پروگرام کے نتیجہ میں ملک کے اندر ہر سُو بیداری کی جو نئی لہر پیدا ہوئی ہے اس کو دیکھ کر ہر محب وطن بھارتی باشندہ چاہتا ہے کہ اس موقع پر اپنی وزیر اعظم کے ہاتھ مضبوط کرے۔ چنانچہ اسی جذبہ کے تحت حلقہ قادیان سے کامیاب ہونے والے پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے کانگریس میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔ جس کا اُن کے حلقۂ انتخاب کے سب دوستوں نے خوش دلی سے سواگت کیا۔ اس فیصلہ کے معاً بعد جب مورخہ ۲۹ مارچ کو آپ چنڈی گڑھ سے قادیان تشریف لائے تھے تو قادیان کے ہر طبقہ نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

اس سلسلہ میں مورخہ ۳۱ مارچ کو پانچ بجے شام مہمان خانہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ دی گئی۔ شہر کے بہت سے معززین کے علاوہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نیز جماعت کے دیگر ذمہ دار کارکنان کے علاوہ متعدد دیگر احباب بھی شریک دعوت ہوئے۔

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے تلاوت کلام پاک کی۔ بعد میں مکرم جاوید اقبال صاحب اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "اکنہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب، فاضل دہلوی نے جماعت احمدیہ کی نمائندگی فرماتے ہوئے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ

(آگے دیکھئے صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ شہادت ۱۳۵۵ ہش

دُنیا کو اُلجھنوں سے نجات دِلانے والے مسیحا کی آمد

دُمدار ستارے کے طلوع ہونے سے دُنیا پر بُرے اثرات پڑنے کے جو خدشات جیوتشی حضرات ظاہر کرتے ہیں قطع نظر اس سے کہ وہ صحیح ہیں یا غلط تین باتیں بہرحال غور طلب معلوم ہوتی ہیں :-

ایک یہ کہ اُفقِ مشرق پر دُمدار ستارے کو دیکھ کر لوگوں کے ذہن یک بیک ایک ایسے راہنما یا رہبر کے اُبھرنے کی طرف کیونکر منتقل ہونے لگتے ہیں جو بقول اُن کے دُنیا کے بڑے حصّے کو اُلجھنوں سے نجات دلانے کے قابل ہے۔ اور اس غیر معمولی کارنامے کے سبب دُنیا میں شہرت پائے۔

دوسرے یہ کہ اس وقت دُنیا کون کونسی بڑی اُلجھنوں میں مبتلا ہے جن سے چھٹکارا یا نجات دلانے کے لئے کسی رہبر کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے؟

تیسرے یہ کہ کیا کسی سیاسی لیڈر سے ایسی توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں، یا یہ کام کسی مذہبی راہنما اور رہبر کے کرنے کے لائق ہے؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے ہمارے نزدیک اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آج سے دو ہزار برس پہلے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش کے وقت اسی قسم کا دُمدار ستارہ مشرقی جانب طلوع ہوا تھا۔ جس کا ذکر خود انجیل متی میں بھی ہوا ہے۔ اسی طرح اسلامی روایات و آثار میں آنے والے مسیح و مہدی کے ظہور کی علامتوں میں مشرق سے دُمدار ستارے کا طلوع بھی بیان ہوا ہے۔ اس لئے جب بھی اُفق آسمان پر ایسا کوئی ستارہ نمودار ہوتا ہے تو لوگوں کے ذہن لازماً ایسی باتوں کی طرف منتقل ہونے لگتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ موجودہ زمانہ میں اس قسم کا روحانی فساد اور بگاڑ عام ہے جو کسی بھی مصلح ربّانی کے ظہور پذیر ہونے سے پہلے کتبِ سماوی میں مذکور ہوا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اگر ہم یہ بھی کہیں کہ اس زمانے کا فساد اور بگاڑ تو اس خطرناک حد تک پہنچ چکا ہے کہ اس کی نظیر پچھلے زمانوں میں نہیں ملتی تو اس میں کچھ بھی مبالغہ نہ ہوگا اور ہر سنجیدہ انسان ہمارے خیال کی تائید کرے گا۔ اس لئے اس پس منظر میں مسیحائے زمانہ کے ظہور فرما ہونے کے لئے دُنیا کے دلوں کی تڑپ اور شدّتِ انتظار برحق اور واجبی ہے ؎

شدّتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

دوسرا سوال یہ تھا کہ اس وقت دُنیا کون کونسی بڑی اُلجھنوں میں مبتلا ہے جس سے اُسے نجات کی ضرورت ہے۔ جب ہم اس سوال کے حل کرنے کے لئے غور و فکر کرتے ہیں تو ایک بہت طول طویل فہرست دُنیا کی اُلجھنوں کی ہمارے سامنے آتی ہے۔ اور دُنیا بڑی ہی بے بسی کے عالم میں ان سے نجات کے لئے بے تاب ہے۔ اور اپنی طرف سے ہاتھ پاؤں مارتی ہے۔ لیکن اُسے راہِ نجات نظر نہیں آتی۔ چونکہ پوری تفصیل کی تو یہاں گنجائش نہیں البتہ اختصار کے طور پر چند ناگزیر اور اہم اُلجھنوں کا ذکر کرتے ہیں جو یہ ہیں :-

(۱) — دُنیا کو درپیش شدید اُلجھنوں میں سے سرِفہرست وہ بڑی اُلجھن ہے جو خدا کی ہستی کے بارہ میں ہے۔ اس لئے کہ اس وقت دُنیا کا ایک بڑا حصّہ سرے سے خدا کے وجود اور اس کی ہستی کا ہی منکر ہو چکا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو عرفِ عام میں کمیونسٹ اور دہریّہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ پھر اِنہی کے ساتھ ساتھ ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو گو ہستی باری تعالیٰ کے تو قائل ہیں، ان لوگوں کو عقیدۃً دہریہ تو نہیں کہہ سکتے لیکن اُن کے خیالات کے سبب خدا کی خالص توحید بہرحال مشتبہ ہو جاتی ہے۔ یہ تثلیث پرست ہیں اور ایک انسان کی طرف خدائی صفات و افعال منسوب کر کے دُنیا والوں کے لئے بہت بڑی ذہنی اور اعتقادی اُلجھنیں پیدا کر رہے ہیں۔ پھر یہ دونوں طبقے موجودہ فلسفہ اور طبعی کے زور سے جس طرح پر دُنیا میں اپنے خیالات مسلّط کر رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ان حالات میں دنیا بڑی بیقراری کے ساتھ ایسے مسیحا کی ضرورت محسوس کرتی ہے جو اُسے اس قسم کی ذہنی اور اعتقادی اُلجھنوں سے نجات دِلا کر سیدھے اور زندہ خدا کی طرف لے آئے۔ چنانچہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہی وہ مسیحائے زمانہ ہیں۔ آپ نے خدا کے تازہ بتازہ نشانوں کے ذریعہ دُنیا والوں کو اس کی ہستی کے ناقابلِ تردید ثبوت دِکھلائے۔ اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے کی راہیں بتائیں۔ آپ کی قوتِ قدسی اور روحانی کشش سے ایک ایسی جماعت قائم ہو گئی جو آپ کے بعد آپ کے نائبین کی قیادت میں ساری دُنیا کے اندر اس مشن کو پھیلانے کا اہم بخشش کام کر رہی ہے۔

(۲) — ایک اور اُلجھن دُنیا کو زندہ اور حقیقی مذہب کی شناخت کے سلسلہ میں ہے۔ مذہب وہ راہ ہے جو سیدھے اور زندہ خدا تک پہنچاتا ہے۔ جب خدا کی ہستی سے انکار کرنے والوں کے سامنے وہ زبردست دلائل اور شواہد پیش کر دیئے جاتے ہیں جن کا انکار ممکن نہیں تو اُن کے سامنے جو بڑا سوال اُبھرتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ اگر خدا کی ہستی برحق ہے تو پھر اُس زندہ خُدا سے تعلّق پیدا کرنے اور اُس تک پہنچنے کے لئے کونسی راہ اختیار کریں۔ اس موقع پر ہر متلاشیٔ حق بڑی اُلجھن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے سامنے صدہا مذاہب آتے ہیں۔ اور ہر مذہب کا ماننے والا دعویٰ تو یہی رکھتا ہے کہ اُس کا مذہب اس قابل ہے کہ مانا جائے۔ لیکن ایک سادہ دماغ رکھنے والا انسان بڑی اُلجھن میں پڑ جاتا ہے کہ کس مذہب کو اختیار کرے۔ اور کس مذہب کو چھوڑے۔ ایسے موقع پر بھی حضرت مسیحائے زمانہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بڑی ہی خوبی سے ہر ایسے متلاشیٔ حق کی رہنمائی کی ہے اور زندہ اور خدا نما مذہب کی علامات اور خوبیوں کی نشاندہی فرمائی ہے جن کو دیکھ کر ایک انسان زندہ اور خدا نما مذہب کو بسہولت پہچان سکتا ہے۔ حضور نے اپنی کتابوں میں اس مسئلہ پر بڑی ہی شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے۔ اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں ؎

ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں — خود اپنی قدرتوں سے دکھائے کہ ہے کہاں
ہے دیں وہی کہ صرف وہ اک قصہ گو نہیں — زندہ نشانوں سے ہے وہ دکھاتا رہِ یقیں
جو معجزات سُنتے ہو قصّوں کے رنگ میں — ان کو تو پیش کرتے ہیں سب بحث و جنگ میں
پر اپنے دیں کا کچھ بھی دکھاتے نہیں نشان — گویا وہ ربِّ ارض و سما اب ہے ناتواں
ہر دم نشانِ تازہ کا محتاج ہے بشر — قصّوں کے معجزات کا ہوتا ہے کب اثر

اس کے ساتھ حضور اپنے وجود کو زندہ خدا کے زندہ نشان کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

اَے سونے والو جاگو کہ وقتِ بہار ہے — اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں مِلا — لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جُدا
اس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدّعا — جنّت بھی ہے یہی کہ ملے یارِ آشنا

اس کے ساتھ مذہب اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے اسلام کے بطلِ جلیل کے طور پر آپ نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ :-

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دِل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صُلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی رُوحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دِکھلا چکا ہے۔

یہ پیشگوئی بھی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علومِ جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں مگر انجام کار اُن کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علومِ مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال رُوحانی ہے اور فتح بھی رُوحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴)

(۳) — دُنیا کو تیسری بڑی اُلجھن دُنیا کے پسماندہ طبقہ کے استحصال کی اُلجھن ہے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مغربی اقوام نے جب دُنیا میں ترقی کی تو مشرقی ممالک اور افریقی ممالک میں اُنہوں نے اپنی نوآبادیاں بنائیں اور ان مقامات کے اصلی باشندوں اور اُن کی دولت کا استحصال مدتوں کرتے رہے۔ مگر خدا کی قدرت عجیب طور سے ظاہر ہوئی کہ اِدھر خدا نے مسیحائے زمان کو مبعوث کیا اور اُدھر دُنیا میں اندر ہی اندر ایسی ہوا چلا دی کہ پسماندہ طبقہ کا استحصال کرنے والی یہ سب قومیں رُو بہ انحطاط ہونے لگیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیحائے وقت کی زبان سے ایسے وقت میں اِس طرح کا اعلان کرا دیا جب دُنیا ان کے انجام سے بے خبر تھی۔ آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ :-

سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال — بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال

(تذکرہ صفحہ ۷۱۲ ایڈیشن دوم)

چنانچہ دُنیا اس بات پر گواہ ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کی وفات (۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء) کے بعد حکومت برطانیہ جو اُس وقت کی اوّل درجہ کی سیاسی طاقت تھی روز بروز کمزور ہونے لگی تا آنکہ اُسے ہندوستان سمیت اپنی بیرونی نوآبادیوں سے دستبردار ہو جانا پڑا۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبۂ نکاح

تربیت یافتہ احمدی پیدا کرو اور اپنے گھروں میں نیکی کا ماحول پیدا کرو

ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کی ضرورت کے مطابق لٹریچر پیدا کیا جائے اور نئی تحقیق کی جائے

سورخہ ۸ رفتح ۱۳۵۴ ہش بمطابق ۸ دسمبر ۱۹۷۵ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ایک نکاح کا اعلان فرمایا اس موقعہ پر حضور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت انعام کے مستحق قرار پانے والے دو مقالہ نگاروں کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات دیتے ہوئے فرمایا :-

"اس وقت ایک تو ان مقالوں کے سلسلہ میں میں نے کچھ کہنا ہے اور دوسرے ایک نکاح کا اعلان کرنا ہے چونکہ ان دونوں میں آپس میں کوئی لڑائی اور جھگڑا نہیں ہے اس لئے ایک ہی گفتگو میں دونوں باتیں ہو جائیں گی۔"

حضور نے اس موقعہ پر جو خطبہ ارشاد فرمایا اور اخبار الفضل ۸/۲/۷۶ میں شائع ہوا ہے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

بعض خاندانوں کو اپنے لڑکے یا لڑکی کے رشتہ کی تلاش میں دقت محسوس ہوتی ہے اور کافی تگ و دو کرنی پڑتی ہے اور بڑی پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے حالانکہ یہ دونوں باتیں کوئی ایسی

پیچیدہ مسئلوں پر مشتمل

نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر فضل کیا ہے اور ساری جماعت کو ایک خاندان بنا دیا ہے اور یہ جو سید اور مُغل اور پٹھان اور چوہدری کا فرق تھا اُسے مٹا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدی ذہن میں جلا پیدا کی ہے۔ اس لئے نہ تو رشتوں میں کوئی دقت پیش آنی چاہیئے اور نہ مقالہ نویسوں کی تلاش میں تگ و دو کی ضرورت پیش آنی چاہیئے۔

جہاں تک مقالوں کا سوال ہے اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ نئی تحقیق کی جائے کیونکہ دنیا علم کے میدان میں آگے نکل رہی ہے اور جو صحیح علمی تحقیق ہو رہی ہے وہ اسلام کی صداقت کے سامان پیدا کر رہی ہے اور اکثر باتیں ہماری نظر سے اس لئے اوجھل رہتی ہیں کہ وہ لوگ جنہیں ان کی طرف توجہ کرنی چاہیئے وہ توجہ نہیں کرتے اور اس طرح جن دوستوں کو اُن کی توجہ کے نتیجہ میں ان علوم کا علم ہونا چاہیئے ان کے علم میں یہ باتیں نہیں آتیں اور اسلام سے باہر جو لوگ یہ سمجھنے لگیں کہ یہ باتیں تو خدائے واحد و یگانہ کو ثابت کرتی ہیں ان کی تو اسلام دشمنی کی وجہ سے خواہش ہی یہ ہوتی ہے کہ یہ باتیں جتنے عرصہ تک چھپی رہیں اتنا ہی اچھا ہے۔

اس وقت صرف اس قسم کے لٹریچر اور کتب و رسائل کی ہی ضرورت نہیں بلکہ

مختلف زبانیں جاننے والے گروہ

اور جماعتیں اور ملک ہم سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ احمدیت یعنی صحیح، سچے اور حقیقی اسلام کی جو تعلیم ہے اس کے متعلق بھی ہمیں ہماری زبان میں لٹریچر مہیا کیا جائے آپ کو یہ علم ہے کہ جب میں گوٹن برگ کی مسجد کی بنیاد رکھنے کے لئے گیا تو گوٹن برگ میں ۱۳ یوگوسلاو احمدی ہوئے اور اس کے بعد ایک اور مقام پر پہلے سات اور پھر دو اور پھر چار احمدی ہوئے یعنی وہاں تیرہ مزید احمدی ہو چکے ہیں اور ایک اور جاری ہے۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے احمدیت کی صداقت کے چند ایسے وزنی دلائل کو سمجھنے کے بعد احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ جن کے سمجھنے کے بعد احمدیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا یعنی اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ آج مہدی علیہ السلام کے ذریعے

اسلام کی صحیح شکل

دنیا کے سامنے رکھی ہے لیکن اسلام کی صحیح شکل کیا ہے وہ کونسی تعلیم ہے جس سے بدعات نکال کر باہر پھینکی جا چکی ہیں اسلام کی اور قرآن عظیم کی وہ کونسی حسین تعلیم ہے جو آج کے انسان کے مسائل کو حل کرنے والی ہے اس کے متعلق ہمیں لٹریچر دو اس کے متعلق ہمیں قرآن عظیم کی نئی تفسیر نئے معانی پر مشتمل تفسیر دو چنانچہ جب باتیں ہوئیں تو آپ لوگ خوش ہوئے اور خوش ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن جس وقت یہ مطالبہ ہوا تو وہ لوگ جو اس طرف توجہ کر سکتے ہیں وہ جب توجہ نہیں کرتے تو مجھے ذہنی طور پر بہت کوفت اُٹھانی پڑتی ہے۔

غرض اب اس ملاقات سے یہ مطالبہ ہو گیا ہے کہ ہمیں یوگوسلاو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ تفسیری نوٹوں کے ساتھ دو ہمیں اسلام کی حسین تعلیم کے متعلق کتب اور رسائل دو ہمیں یہ دو ہمیں وہ دو۔ انکا مطالبہ درست ہے اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کو یہ چیز دیں جس طرح کہ ہمارا یعنی ہر باپ اور ماں کا یہ فرض ہے کہ جب ان کا لڑکا یا لڑکی جوان ہوتی ہے تو زبان

حال سے یہ کہہ رہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جوانی کے تقاضے میرے ساتھ لگائے ہیں ان کو پورا کرنے کا موقعہ مہیا کریں۔ احمدیت کے اندر جو بچے پیدا ہوتے اور بڑھتے ہیں میں ان کی بات کر رہا ہوں وہ زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے اوپر یہ تقاضا ہے کہ تربیت یافتہ احمدی پیدا کرو اور گھروں میں

نیکی کا ماحول پیدا کرو

ہمیں اس کا موقعہ عطا کریں۔ بعض ناسمجھ اور ناتجربہ کار دوست بچیوں کو اس عمر تک بڑھاتے رہتے ہیں کہ اس کے بعد ان کے لئے رشتہ ڈھونڈنا مشکل ہو جاتا ہے ایک دفعہ ایک صاحب آئے کہ میری بچی بہت پڑھتی رہی ہے اس نے ایم اے کیا ہے یہ کیا ہے وہ کیا ہے اب اس کی عمر ۳۰۔ ۳۲ سال ہو گئی ہے۔ آپ اس کیلئے کوئی رشتہ تلاش کریں۔ میں نے کہا کوشش تو کروں گا مگر تم یہ سوچو تو کہ ۳۴۔ ۳۵ سال کا کنوارا مرد ڈھونڈنا کوئی آسان کام نہیں ہے بیس پچیس سال کی عمر میں شادیاں ہو جاتی ہیں۔ پس جو شادی کی عمر ہے اور جس عمر میں اسلام نے شادی کے لئے کہا ہے جب لڑکا اور لڑکی اس عمر کو یعنی بلوغت کو پہنچ جاتے ہیں تو ان کی شادی ہونی چاہیئے اور جو روشن اور فراست والے ذہن ہیں اور جو علم رکھتے ہیں انہیں اس ملاپ کے لئے سامان پیدا کرنے چاہئیں جس کے نتیجہ میں

ساری دنیا اُمّتِ واحدہ بن جائے

گی اور تمام انسان ایک خاندان ہو جائیں گے۔

یہ جو دو سال میں صرف تین انعام ملے اور ان کا اعلان ہوا اس سے بڑا دکھ ہوتا ہے پہلے سال میں غالباً چار یا پانچ انعام ملے تھے۔ پھر تین پھر زیرو پھر دو پھر ایک۔ اس طرح یہ چل رہا ہے یہ تو بڑی افسوسناک بات ہے۔

اگر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کرنا ہے تو اس وقت ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مختلف زبانیں سیکھیں۔ اور مختلف زبانوں میں اتنی مہارت حاصل کریں کہ ان میں کتابیں لکھ سکیں اور گفتگو کر سکیں اور پھر ہم خدا تعالیٰ سے یہ توفیق چاہیں اور اس رنگ میں دعا کریں کہ ہماری دعائیں قبول ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رنگ میں کتابیں لکھنے کی توفیق عطا کرے کہ جس سے ان زبانوں کے بولنے والی اقوام کو سیری حاصل ہو اور ان کے سر فخر سے بلند ہوں کہ ہم ایک ایسے

مذہب کی طرف منسوب ہونے والے

ہیں کہ جو اپنی عظمت کے لحاظ سے اور اپنی صداقت کے لحاظ سے دنیا کے ہر علم اور ہر اس چیز پر جس کو دنیا صداقت سمجھتی ہے بھاری اور وزنی ہے نیز ہمارے بچوں کی شادیاں ایسے وقت میں ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا کرے کہ ان سے ایک نئی نسل بھی ہو اور وہ اس رنگ میں پیدا ہو اور پرورش پائے اور بڑھے اور پھلے اور پھولے کہ جو اسلام کے باغ میں تروتازگی پیدا کرنے والی ہو۔

اس وقت جس نکاح کے اعلان کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ عزیزہ طاہرہ مشتاق صاحبہ کا ہے جو مکرم محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب ساکن لاہور کی صاحبزادی ہیں ان کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر عزیزم کیپٹن سید منصور وقار صاحب ابن مکرم و محترم سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری لاہور سے قرار پایا ہے۔

ایجاب و قبول کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت بابرکت کرے اور اس سے ایسی نسل چلے جو اسلام کی خادم ہو اور خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنے والی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کے پڑھے لکھوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ دنیا کی ضرورت کے مطابق دنیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق لٹریچر پہنچا سکیں دوست دعا کریں۔" (اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کرائی)

(۳)

مورخہ ۳۱ صلح ۱۳۵۵ ہش مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۷۶ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ایک نکاح کا اعلان فرمایا اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ بھی ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

" اس وقت جس نکاح کا میں اعلان کروں گا وہ عزیزم مکرم صاحبزادہ سید امجد لطیف صاحب کا ہے جو مکرم محترم صاحبزادہ سید محمد طیب لطیف صاحب کے بیٹے اور

صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم شہید رضی اللہ عنہ

کے پوتے ہیں ان کا نکاح تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم بابو شمس الدین صاحب مرحوم جو صوبہ سرحد کی جماعت ہائے احمدیہ کے امیر تھے، کی بچی عزیزہ نصرت جہاں شمس صاحبہ سے قرار پایا ہے۔

عزیزم امجد لطیف کے دادا بہت بزرگ انسان تھے انہوں نے صداقت کی راہ میں ایک اعلیٰ نمونہ دکھایا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے جہاں ہم ان کے درجات کی بلندی کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے ہیں وہاں ان کی اولاد بھی اس بات کی مستحق ہے کہ ہم ان کے لئے بھی

دعائیں کرتے رہیں

خصوصاً یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے والد اگر وہ شہید محترم کی اولاد ہیں یا اپنے دادا اگر وہ ان کی اولاد کی اولاد ہیں کو اپنے والد یا دادا کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور دنیا میں صداقت کے لئے ان کو حجت بنائے۔

عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ مکرم بابو شمس الدین خاں صاحب مرحوم کی بچی ہیں جنہوں نے بڑے لمبے عرصہ تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی۔ دوست دعا کریں کہ ہماری اس عزیزہ بچی کو بھی اللہ تعالیٰ دین کا خادم بنائے اور ہر دو کے گھروں کے لئے اس رشتہ کو بہت بابرکت کرے۔"

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر دعا کرائی۔

درخواستِ دُعا

محترم ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ کا مورخہ ۲۴/۳ کا خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے یہ اطلاع بھجوائی ہے کہ:۔

" مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کل رات اچانک شدید بیمار ہو گئے ان کو ایکدم قے کی شکایت ہو گئی جس سے جسم کا پانی کم ہونا شروع ہو گیا ابھی تک حالت تسلی بخش نہیں ہے۔"

احباب جماعت سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین:

(ایڈیٹر بدر)

تقریر بر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

قسط نمبر ۲

امنِ عالم ـــــ اور ـــــ اسلامی تعلیمات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

حاکم اور محکوم کے فرائض

دنیا میں پیدا شدہ مختلف بدامنیوں اور پریشان کن پیچیدگیوں کی ایک بہت بڑی وجہ حاکم اور محکوم کے درمیان، حکومت اور رعایا کے مابین خوشگوار تعلقات کا فقدان ہے اگر حاکم اور محکوم دونوں اپنے منصب و فرائض اور اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے لگیں تو ایک پرامن معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے جو امنِ عالم کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

جہاں تک اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حکومت اور رعایا کی ذمہ داریوں کے بیان کا تعلق ہے قرآن کریم کہتا ہے:-

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ (النساء ع ۴)

یعنی اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ حکومت ایک امانت ہے اسے اس کے مستحق اور حقدار لوگوں کے سپرد کرو جب تم حاکم اور حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے لگو تو عدل و انصاف کے ساتھ حکمرانی کرو۔

اگرچہ اس آیت کے الفاظ بہت ہی مختصر ہیں لیکن ان مختصر الفاظ میں بڑی جامعیت کے ساتھ حکومت اور رعایا کی عظیم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

خدا تعالیٰ سب سے پہلے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ حکومت بنانا تمہارے ہی اختیار میں ہے جس طرح امانت ایک قیمتی شے ہے جسے انہیں کے سپرد کیا جانا چاہیئے جو دیانت داری سے اس امانت کی حفاظت کر سکنے والے ہوں اسی طرح عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ تختِ حکومت پر انہی کو بٹھائیں جو اس کے اہل ہوں نااہلوں کے سپرد ایسی عظیم ذمہ داری سونپی نہیں جانی چاہیئے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ نے حکام کی ذمہ داریوں اور فرائض کے بیان میں تاکید فرمائی کہ جن لوگوں کو تختِ حکومت پر بٹھایا جائے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کی تمام لازمی ضروریات کا خیال رکھیں حکومت کا فرض ہے کہ انسانی ضروریات، ان لوگوں کے لئے مہیا کرے جو انہیں میسر نہ ہوں اور انسان کے بنیادی حقوق کی پوری ذمہ داریوں کے ساتھ حفاظت کریں۔ اس کے ساتھ ہی انسان کے بنیادی حقوق بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ:-

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ (طٰہٰ)

سورۃ طٰہٰ کی اس آیت میں خدا تعالیٰ نے دورِ تمدن کے حکومتی نظام کا ڈھانچہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی چار بنیادی ضروریات کو لازمی طور پر پورا کیا جانا حکومتِ وقت کے فرائض میں داخل ہے یعنی کھانا پانی کپڑا اور گھر۔

یہی وجہ ہے کہ محسنِ انسانیت حضرت رسول کریم صلعم نے قرآن کریم کی اس تعلیم کی روشنی میں ہر شخص کے یہ چار بنیادی حقوق تسلیم کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ

لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَىٰ هَذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ۔

یعنی ابن آدم کے چار بنیادی حقوق یہ ہیں کہ اسے رہنے کے لئے گھر، ننگ ڈھانکنے کے لئے لباس اور پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے روٹی اور پانی میسر ہو۔

اس لئے اگر دنیا چاہتی ہے کہ ساری دنیا میں پائیدار امن قائم ہو تو یاد رکھو دنیا میں اس وقت تک امن ہرگز ہرگز قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہر جگہ کے ہر خطہ کے انسان کو اس کے ان چار بنیادی حقوق نہیں دے دئے جاتے ـــ آج نہیں تو کل دنیا ان حقوق کے دئے جانے کے لئے مجبور کرے گی

غذائی مسئلہ

قیامِ امن کے لئے پرامن معاشرہ کے قیام کے لئے غذائی مسئلہ کا حل نہایت ضروری ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بھوک کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر جب حکومتیں اور قومیں توجہ نہیں دیتیں تو بھوکے لوگ بھوک سے تنگ آکر حکمرانوں کے تخت الٹ دیتے ہیں جیسا کہ دنیا اس کے کئی شاہد رہ چکی ہے۔

اس مسئلہ کو صحیح بنیادوں پر حل کرنے کے لئے سب سے پہلے معاشرے سے چور بازاری بد دیانتی، رشوت ستانی، بے ایمانی جھوٹ دھوکہ بازی کالے دھن کی بیخ کنی کی ضرورت ہے اور بڑے ہی مضبوط ہاتھوں سے ان تمام انسانیت خرابیوں کے سدباب کی ضرورت ہے۔ حکومتِ وقت اس صورتِ حال سے نپٹنے کے لئے حتی الوسع کوشش کرتی ہے لیکن حکومت کے ہاتھوں کو مضبوط کرنے کے لئے سماجی تنظیموں کو بھی حرکت میں لانے کی ضرورت ہے یہ تنظیمیں انسانیت کی اخلاقی قدروں کو اجاگر کرنے کے لئے دلوں میں تبدیلی لانے کی کوشش کریں تا حکومتی اقدامات کو پائیداری حاصل ہو۔

آنحضرت صلعم کے مبارک زمانہ میں کئی موقعوں پر اس قسم کے حالات پیدا ہوئے تو آپ نے امیروں اور غریبوں کے ذخیروں کو اکٹھا کر کے سب کی ضرورت کے مطابق راشن بندی فرمائی تھی۔

اسی طرح اسلام نے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کو ناجائز قرار دیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ

یعنی ذخیرہ اندوزی کرنے والا سخت گناہ گار اور خطا کار ہے پس ذخیرہ اندوزی اور اس کے ذریعہ پیدا کئے جانے والے کالے دھن کو ہمارے ملک سے یکدم ختم کیا جائے تو ہی جس خطرناک غذائی مسئلہ سے ہمارا ملک دوچار ہے اس سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

بے شک اسلام نے غذائی مسئلہ کے حل کی ذمہ داری حکومت اور سوسائٹی پر ڈالی ہے لیکن انفرادی اور بنیادی طور پر اسلام نے غذائی مسئلہ کو تقویٰ کے ساتھ بھی جوڑا ہے جیسا کہ قرآن کریم کہتا ہے:-

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اس کے لئے خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی سامانِ رزق ضرور مہیا فرمائیگا۔ اور اس کے لئے اس ڈھنگ سے رزق کا انتظام فرمائے گا جس کا وہم و گمان بھی اس کو نہیں ہوگا۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس غیر مناسب رجحان کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں جو ایمرجنسی کے نفاذ سے پہلے ہمارے اپنے ملک میں پیدا ہو گیا تھا۔ یعنی اپنے جائز اور ناجائز مطالبات منوانے کے لئے عدم تعاون کی تحریکیں چلانا اور ناجائز مظاہرے کرنا اور اس طرح ملک اور عوام میں بے چینی اور مختلف قسم کی مشکلات اور بدامنی پیدا کرنے کا رجحان پایا جاتا تھا چنانچہ ہڑتال گھیراؤ، بند وغیرہ ہمارے ملک میں ایک وبائی صورت کی طرح پھیل گئے تھے جن کا سدباب ملک میں بروقت ایمرجنسی کے نفاذ سے ہو گیا ہے

واقعی یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف ملک کا ایک حصہ بھوک اور معاشی بحران سے دوچار ہے تو دوسری طرف مختلف پارٹیاں جماعتیں اور تنظیموں کی طرف سے ان بے چینیوں اور بدامنیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انقلاب زندہ باد کے خوبصورت نعروں سے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے نت نئی تحریکیں چلائی جاتی ہیں جن کے نتیجہ میں ملک کو کمزور کیا جا رہا تھا۔

اس کے بالمقابل یہ اسلام کی کتنی شاندار تعلیم ہے کہ

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

کہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد تم پر ان لوگوں کی اطاعت بھی فرض ہے جو تمہارے اولی الامر اور تم پر حاکم ہیں۔

اسی طرح اسلام کا یہ حکم ہے کہ:-

لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

کہ تم ملک اور معاشرے میں فساد اور بدامنی نہ پھیلایا کرو پھر بانیٔ اسلام نے

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ

فرما کر حب الوطنی کو اپنے ملک اور وطن سے محبت وفاداری کرنا ایمان کا ایک جزو قرار دیا ہے جو جماعتیں اور پارٹیاں آجکل سیاسی اور سماجی نوعیت کی ہمیں نظر آتی ہیں اس سلسلہ میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ تین قسم کی انجمنیں اور پارٹیاں اور مجلسیں اسلام کی نگاہ میں مفید ہو سکتی ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ

یعنی جن انجمنوں کا کام مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ غرباء کی خبر گیری اور حاجت مندوں کی حاجت روائی ہو یا معروف جو علم اور فنون کی تحقیق اور ترویج اور تعلیم و اشاعت کی غرض سے بنائی گئی ہو اور مَنْ اَمَرَ بِاِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ یعنی جو فساد اور جھگڑوں کو مٹانے کے لئے بنائی گئی ہو ایسی کا نفرنسوں اور انجمنوں کو چھوڑ کر باقی جو بھی مجلس

یا پارٹیاں ابھرتی ہیں جن کے قیام کا مقصد ہی حکومت وقت کے خلاف شورش پیدا کرنا اور ملک میں بدامنی کی فضا کو بڑھانا ہوتا ہے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی جماعت کو خصوصیت سے اس امر کی تعلیم دی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس حکومت کے ماتحت ہمیں کر دیا ہے اس کی فرمانبرداری کرنا ہمارا فرض ہے۔
(تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱۲۲)

اسی طرح آپ نے ستشر الطبیعت میں اس دفعہ کو شامل کیا ہے جس کی رو سے ہر ایک احمدی کو صدقِ دل سے اس امر کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ:۔

"وہ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا"

چنانچہ جماعت احمدیہ کی گزشتہ ۹۰ سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اس جماعت نے بحیثیت جماعت یا فرد کسی نوع کی ہڑتال یا سٹرائیک یا عدم تعاون کی تحریک میں حصہ نہیں لیا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں کلکتہ سے شائع ہونے والا اخبار ہندوستان ٹائمز اپنی ۲ دسمبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"یہ بات احمدیوں کے بنیادی اصولوں اور مذہبی عقائد میں شامل ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کریں اور کسی صورت میں بھی سٹرائیک یا عدم تعاون میں حصہ نہ لیں" گویا جماعت نے گزشتہ نوے سال سے ہی اپنے اوپر ایک طرح کی ایمرجنسی کی کیفیت وارد کر رکھی ہے تا ملک کی ترقی اور بلندی میں زیادہ سے زیادہ حصہ ڈالا جائے اس لئے موجودہ الوقت ایمرجنسی کا نفاذ ہی جماعت احمدیہ کے نظریات کے مطابق ہی ہے منافی نہیں کیونکہ اس سے ملک میں پائیدار امن وامان قائم ہو کر ہر شخص کو اپنے خیالات ونظریات کے پرچار کا عمدہ موقعہ ملتا ہے اور مادی اور روحانی ترقی کے مواقع میسر آتے ہیں۔

رواداری

قیام امن کے لئے اور ایک خوشگوار ماحول اور پرامن تمدنی زندگی کے لئے مختلف مذاہب وملل کے درمیان ہم آہنگی اور اتحاد واتفاق پیدا کرنے کے لئے بھی اسلام نے نہایت عظیم الشان اور رہتی دنیا تک قابل عمل اصول بیان فرمائے ہیں جن کو اپنانے سے دنیا میں دائمی امن قائم ہو سکتا ہے۔ اسلام اس امر کی تعلیم دیتا ہے کہ:۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ

کہ دنیا میں کوئی بھی ایسی امت یا قوم نہیں جس کی اصلاح کے لئے کوئی مامور من اللہ نہ آئے ہوں۔

اسلام کی یہ بھی تعلیم ہے کہ تمام مذاہب ابتداءً خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آئے ہیں اس لئے ان کے بانی اور پیشوا یقیناً خدا کے فرستادہ ہی ہونگے ہر نبی خواہ شری کرشن ہو یا شری رام سب موحد تھے اور سلمان تھے فرمانبردار۔

اسی طرح مختلف مذاہب کے ما بین اتحاد واتفاق پیدا کرنے کے لئے اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ ایک دوسرے کے مذہبی معابد اور کتب کی عزت کی جائے اور کسی بھی عبادت گاہ کی بے حرمتی نہ کی جائے۔

آج سے ۷۰ سال قبل قادیان کی اس مقدس لبتی سے صلح وامن کی اتحاد واتفاق کی اور محبت وپیار کی ایک آواز بلند ہوئی تھی یہ آواز شہزادہ امن Prince of Peace سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی آپ نے اپنی وفات سے صرف دو روز قبل ایک رسالہ پیغام صلح کے ذریعہ ہندوستان میں رہنے والی تمام اقوام وملل کو اتحاد واتفاق کی دعوت دی اور اس کے لئے مختلف امور بھی پیش فرمائے۔

اس آواز پر اس وقت کسی نے بھی توجہ نہیں دی جس کے نتیجہ میں ہندوستان کو ایسے عظیم جان ومال اور دیگر نقصانات سے دوچار ہونا پڑا ہے جس کی تلافی کے لئے سینکڑوں سال کی ضرورت پڑیگی۔

چنانچہ اس کتاب پیغام صلح پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار The Frontier mail اپنی ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"Ahmadiyyas are a progressive community among the Muslims and one of their basic teachings has been the toleration of all the religions. Respecting and honouring the heads of all the religious faiths, they have incorporated their teachings in their scriptures. Forty years ago even before Mahatma Gandhi came in the political horizon of India, Mirza Ghulam Ahmad, who proclaimed himself messiah in 1889, put forward before the people, proposals in the shape of a pamphlet "Paigam-e-Sulah" which would bring about concord unity and understanding. He wanted to create among the people a spirit of toleration brother hood and amity. And credit must be given to this man whose vision penetrated this thick veil of the distant future and pointed the way."

احمدیہ جماعت مسلمانوں میں ایک ترقی پسند جماعت ہے جملہ مذاہب کے ساتھ رواداری اس کی بنیادی تعلیم میں شامل ہے تمام پیشوایان مذاہب کی عزت وتکریم کرتے ہوئے احمدیوں نے ان کی تعلیمات کو اپنی مذہبی کتابوں میں شامل کیا ہے۔ چالیس برس پہلے یعنی اس وقت جب مہاتما گاندھی ابھی ہندوستان کے افق سیاست پر نمودار نہیں ہوئے تھے حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے ۱۸۸۹ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا اپنی تجاویز رسالہ پیغام صلح کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتحاد واتفاق اور محبت ومفاہمت پیدا ہو سکتی ہے۔ آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری اخوت ومحبت کی روح پیدا ہو بلاشبہ آپ کی شخصیت لائق صد تحسین اور قابل قدر ہے کہ آپ کی روحانی آنکھ نے مستقبل بعید کے کثیف پردے میں سے دیکھا اور صحیح راستہ کی طرف راہنمائی فرمائی

اسلام کی صلح کن اور باہمی محبت واخوت کی دعوت دینے والی تعلیمات اور اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے۔ مملکت اسلامیہ کے نام پر قائم ہوئی حکومت پاکستان میں اسلام ہی کے نام پر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے جو فتنہ وفساد قتل وغارت اور خونریزی کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ وہ جلد ہی فراموش ہونے والی بات نہیں تھی۔

اس قتل وخونریزی کے مقابل پر جماعت احمدیہ نے جو بے نظیر نمونہ پیش کیا تقاضہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔

چنانچہ پنجاب کے مشہور ادیب شری پرتم ناتھ دت پدم شری اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

شاباش ہے جماعت احمدیہ کو اس نے تاریخ عالم کے ان بھیانک ترین مصائب کو صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا اور تف ہے پاکستان کے مسلمانوں پر جنہوں نے اسلام کی تعلیم کے برعکس اور اپنے رسول (صلعم) کے فرمودات کو پس پشت ڈال کر ان مظالم کو روا رکھا۔ انسانیت لرزہ براندام ہے قرآنی تعلیمات نوحہ خواں ہیں اور اقوال رسول کو بجا طور پر شکوہ ہے کہ پاکستان کا مسلمان ان کو بھلا چکا ہے۔

(بہار ۱۲ ستمبر ۷۵ء)

دنیا میں پھیلی ہوئی عالمگیر بے چینی کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ان تمام بے چینیوں کے پیچھے جو جذبہ کار فرما ہے وہ خود غرضی ہے۔ مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لاکھوں اور کروڑوں افراد اپنے فرض منصبی سے غافل ہو شب وروز اپنے اپنے حقوق کے مطالبہ پر زور دیتے چلے جاتے ہیں وہ فرائض منصبی جن کی بجا آوری کے نتیجہ میں تمام حقوق مترتب ہوتے ہیں۔ ان کی طرف پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ مگر حق طلبی پر پورا زور لگایا جاتا ہے۔ جب تک یہ موہوم حق نہیں مل جاتا یہ بے چینی اور بیقراری برابر بڑھتی چلی جاتی ہے۔

قرآن کریم موجودہ زمانہ کے بگڑے ہوئے انسانوں کو اس بدراہی پر تنبیہہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

یعنی تمہیں تکاثر نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے گویا کہ اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بے چین لوگو! تمہاری بے چینی اور بے اطمینانی کی وجہ یہ ہے کہ تمہیں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حقوق کے مطالبہ نے فرائض منصبی کی بجا آوری سے غافل اور بے پرواہ کر دیا ہے۔ جب تک تم اس توازن کو قائم کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے جو

(باقی صفحہ ۱۰ پر دیکھیں)

"ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کے اقوال و افعال اور کارنامے فہم و فراست اور علم و معرفت کے آئینہ دار ہیں"

"آپ ایک مرکزی ایٹم کی مانند ہیں جس کے گرد لاتعداد اجسام گھوم گھوم کر آپ کی روشنی کو چاروں طرف پھیلا رہے ہیں"

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افرادِ خاندان کو میں نے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ کا ایک دلکش نمونہ پایا"

امسال جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے امریکی وفد کے قائد الحاج مظفر احمد کے جذبات و احساسات اور قلبی تاثرات!

الحاج مظفر احمد امیر جماعت احمدیہ ڈیٹن و مڈویسٹ ریجن (امریکہ) کو امسال بھی جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ میں شرکت کرنے والے امریکی وفد کی قیادت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بہت سے امور کا مشاہدہ و معائنہ کرنے کے علاوہ انہوں نے جماعت کی متعدد اہم شخصیات اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد کو جو مختلف حیثیتوں میں سلسلہ احمدیہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ قریب سے دیکھا، ان سے ملاقاتیں کیں اور از حد متاثر ہوئے۔ امریکہ واپس جا کر انہوں نے اپنے قلبی تاثرات قلمبند کئے جو ڈیٹن سے شائع ہونے والے "احمدیہ گزٹ" میں اشاعت پذیر ہوئے ہیں۔ اُن کے تاثرات کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے :-

"اپنی جماعت کے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ میں میں پہلے بھی دو بار شرکت کر چکا ہوں۔ امسال تراسی ۸۳ ویں جلسہ سالانہ میں میری شرکت پہلے دو جلسوں میں شرکت سے قدرے مختلف تھی۔ ۱۹۷۳ء میں جب پہلی بار اپنے عظیم روحانی پیشوا اور پیارے آقا ایدہ اللہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور کی محبت اور غیر معمولی احترام کے زیرِ اثر مجھ پر محویت کا ایسا عالم طاری ہوا کہ اپنے پیارے آقا کے سوا میں کسی اور چیز یا شخص کی طرف متوجہ ہی نہ ہو سکا۔ ۱۹۷۴ء میں جب دوسری مرتبہ میں ربوہ گیا تو یہی جذبات اور یہی کیفیت اور زیادہ شدت کے ساتھ مجھ پر طاری رہی۔ حضور کے ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے بعض لاثانی اوصافِ حمیدہ پہلے میری نظر میں پورے طور پر نہ آسکے تھے۔ اور میں ان اوصافِ حمیدہ کی وسعت اور گہرائی کا پورا اندازہ نہ لگا سکا تھا۔ دوسری مرتبہ ان اوصاف سے پورے طور پر آگاہ ہونے کے بعد میں حضور کی عظیم شخصیت سے اور بھی زیادہ متاثر ہوا۔ اور اس قابل ہوا کہ حضور کی آسمانی قیادت، دلوں کو مسخر کرنے کی قوت اور ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی جماعت پر آپ کے غیر معمولی روحانی اثر کے صحیح ادراک سے بہرہ ور ہو سکوں۔

اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کے اوصافِ حسنہ کے زیرِ اثر حضور کی محبت میں سرشار ہونے کے ساتھ ساتھ امسال ۱۹۷۵ء کے جلسہ سالانہ پر مجھے حضور کے گرد بعض دوسری روحانی شخصیتوں بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے دیگر افراد کو بھی دیکھنے اور ان سے ملنے کے مواقع میسر آئے۔ وہ سب اُن اعلیٰ اوصاف کے عملی اظہار میں جو انہیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام سے عظیم روحانی ورثہ کے طور پر ملے ہیں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں ذیل میں حضور کے ان خوش نصیب نائبین کے بارہ میں جنہوں نے مجھے بہت متاثر کیا، اپنے ذاتی تاثرات درج کرتا ہوں۔

جلسہ سالانہ کی انتظامی خصوصیات ہم میں سے ہر ایک کے لئے نظم و ضبط، قربانی و ایثار اور سب سے بڑھ کر عاجزی و فروتنی کے ایک عظیم درس کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جملہ انتظامات محض حصولِ رضاء الٰہی کی نیت سے سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہدایات کے مطابق سر انجام دیئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افرادِ خاندان کو میں نے مذکورہ بالا اوصافِ حمیدہ کا جیتا جاگتا نمونہ پایا۔ حضور علیہ السلام کے پڑپوتوں کو ہمارے مہمان خانہ میں ہماری خدمت پر مقرر کیا گیا تھا۔ جب ہم سے ان کا تعارف کرایا گیا تو یہ جان کر کہ حضور علیہ السلام کے پڑپوتے ہماری خدمت پر مقرر ہیں۔ ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی ان کے برتاؤ میں خود پسندی، تکبر یا اپنی اہمیت کے احساس کا شائبہ بھی ہمیں نظر نہ آیا۔ جب کہ مغربی سوسائٹی میں جن لوگوں کو کسی نہ کسی لحاظ سے کوئی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اُن میں یہ باتیں عام پائی جاتی ہیں۔ ان نوجوانوں کا نمونہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اُن تمام نوجوانوں کے لئے جو دُنیا کے کسی حصہ میں بھی آباد ہوں اور جو خلیفہ وقت کے اطاعت گزار اور رضائے الٰہی کے جویاں ہوں یقیناً قابلِ تقلید ہے۔

ان نوجوانوں کا جذبہ و جوش اور اخلاص (جن میں سے ہر ایک کو حضور نے اس ڈیوٹی پر مقرر کیا تھا) ربوہ میں ہمارے قیام کو ہر طرح آرام دہ بنانے کا ذمہ دار تھا۔ میں اس بات کا اعتراف کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ہماری رہائش اور ہمارے قیام کے بہترین انتظامات کئے گئے تھے جنہیں کسی لحاظ سے بھی کمتر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح کے اقوال و افعال اور کارنامے فہم و فراست اور علم و معرفت کے آئینہ دار ہیں۔ آپ کا کردار ایک مرکزی ایٹم کی مانند ہے جس کے گرد دوسرے لاتعداد اجسام گھوم رہے ہیں اور گھوم گھوم کر چاروں طرف اس کی روشنی کو پھیلا رہے ہیں۔ وہاں ضعیف العمر فاضل ہستیاں بھی تھیں جیسے مولانا ابوالعطاء صاحب، قاضی محمد نذیر صاحب اور عبدالمالک خان صاحب۔ ان میں سے مؤخر الذکر فاضل نے نماز فجر کے بعد اپنے بصیرت افروز درسِ قرآن مجید سے فارغ ہو کر ہمیں خصوصی ملاقات کا موقع عنایت فرمایا۔ ان بزرگ ہستیوں کے ساتھ ملاقاتیں ہمارے لئے بہت ازدیادِ علم کا موجب ہوئیں اور یوں محسوس ہوا کہ گویا ہم معرفت سے معمور ہو گئے ہوں۔

نوجوان علماء کی فاضلانہ تقاریر بھی ہمارے لئے کچھ کم ازدیادِ علم کا موجب نہ ہوئیں۔ خاص طور پر مرزا طاہر احمد صاحب نے ہمیں بہت متاثر کیا۔ اس دفعہ بھی اور اس سے پہلے دو جلسوں کے مواقع پر بھی انہوں نے ہمارے وفد کو کئی مرتبہ سہ پہر کو نیز راتوں کے اوقات میں وقت دیا اور ہمارے ازدیادِ علم کی خاطر اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع علم کے مالک ہیں۔ امسال انہوں نے "اشاعت اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی جانفشانی" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اختصار کے رنگ میں احمدی خواتین کی قربانیوں کا حال سُن کر مجھے احساس ہوا کہ میری اور میری ساتھیوں کی قربانیاں، لجنہ اماء اللہ کی قربانیوں کے آگے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ وہ تو ان کے مقابلہ میں نہ ہونے کے برابر ہیں میری تمنا ہے کہ اگر مجھے اور میری اولاد کو اسلام کی راہ میں قربانی پیش کرنے کا موقعہ ملے تو میں اور میری اولاد اسی جذبہ سے سرشار ہو کر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے والی ثابت ہو، جس کا اللہ کی ان خدمت گزار بندیوں نے مظاہرہ کیا ہے۔ ان کی قربانیاں ہم امریکہ اور یورپ کے احمدیوں کے لئے ایک مقدس ورثہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس عظیم تبلیغی جدوجہد کا آغاز فرمایا تھا۔ ابتداءً اس کو کامیاب بنانے میں احمدی خواتین نے بہت بڑھ چڑھ کا حصہ لیا۔ ان کی یہ قربانیاں از حد قابلِ قدر ہیں۔ میر محمود احمد صاحب نے بھی مجھے بہت متاثر کیا۔ وہ کئی لحاظ سے میرے لئے سراپا فیض ثابت ہوئے۔ انہوں نے اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ جس محبت و اخوت کا اظہار کیا اسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہاں میں اپنے پیچھے اپنے ایک بھائی کو چھوڑ آیا ہوں، اور تمنا رکھتا ہوں کہ اپنے اس بھائی کی صحبت سے دوبارہ لطف اندوز ہوں۔

ہماری خواتین بھی (جو ہمارے وفد میں شامل تھیں) عظیم ہستیوں کی ملاقات سے محروم نہیں رہیں۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ہماری لجنہ کی اُن ممبرات پر جنہیں گزشتہ دو جلسوں میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا اپنے اوصافِ حمیدہ کا دائمی اثر چھوڑا ہے آپ نے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ باقی صفحہ پر ملاحظہ ہو

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

آج کی یہ تقریب جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کے اعزاز میں منعقد کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ شروع سے ہی اس اصول پر عمل پیرا ہے کہ جس حکومت میں رہیں، اس کے وفادار شہری بن کر رہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ ہمیشہ ہی مرکزی اور صوبائی سرکاروں کے ساتھ تعاون کرتی رہی ہے۔ اور شریمتی اندرا گاندھی جی نے بھارت واسیوں کی فلاح و بہبود کے لئے جو ۲۰ نکاتی پروگرام پیش کیا ہے اس کی پوری طرح تائید کرتی ہے۔ لیکن مقامی طور پر "ان تؤدوا الامانات الی اھلھا" کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو، جیسے ارشاد ربانی کے مطابق ہم نے دیکھا کہ حلقہ ہذا کے ووٹران کی صحیح نمائندگی جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ہی کرنے کے اہل ہیں اس لئے ہم نے انہیں کے حق میں ووٹ دیا اور موصوف بھی ہمیشہ ہی ہمارے ساتھ تعاون کرتے رہے ہیں اور اب جب کہ جناب باجوہ صاحب، کانگریس پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ تو ہم پھر بھی ان کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک کانگریس کے سوشلزم اور سیکولرزم کے وہ سنہری اصول ہیں جن پر عمل کرنے سے دیش ترقی کر سکتا ہے اور ترقی کر رہا ہے اور جناب سردار باجوہ صاحب حسب سابق صحیح طور پر نمائندگی کرتے رہیں گے۔ اس سلسلہ میں محترم مولوی صاحب موصوف نے بعض واقعات بھی بیان فرمائے اور آخر میں محترم باجوہ صاحب کو مبارکباد پیش کی۔ کہ انہوں نے یہ قدم اٹھا کر حکومت وقت کے ہاتھ مضبوط کئے ہیں۔ جس پر ہمیں خاص خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہے۔

اس کے بعد جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ میرے بہت پرانے تعلقات ہیں۔ اور احمدی بھائی میرے ساتھ ایک فیملی ممبر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ہم ایک خاندان کے افراد کی طرح اپنے آپ کو محسوس کرتے ہیں۔ اس جماعت نے شروع سے ہی میرا ہر جگہ ساتھ دیا ہے اور اب جبکہ میں نے پھر کانگریس میں شامل ہونے کا قدم اٹھایا ہے تو اس میں پھر انہوں نے دلی خوشی محسوس کرتے ہوئے آج مجھے یہاں بلا کر میری عزت افزائی کی ہے۔ جناب باجوہ صاحب نے پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی کے ۲۰ نکاتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس پروگرام کے ذریعہ ملک نے بہت ترقی کی ہے۔ اور ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم شریمتی اندرا گاندھی جی کے ہاتھ مضبوط کریں۔ اور میں نے سوچا کہ ہمیں ملک کے تعمیری کاموں میں حصّہ لینا چاہیئے نہ کہ ملک کو کمزور کیا جائے۔ اس لئے یہ سب سوچ کر میں نے یہ قدم اٹھایا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ میرے ساتھ تعلق رکھنے والے بھائیوں نے میرے اس اقدام کو سراہا ہے اور یہ نہیں پوچھا کہ یہ قدم کیوں اٹھایا گیا ہے۔

اس کے بعد تمام حاضرین کی چائے، مٹھائی اور پھلوں سے تواضع کی گئی۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، اس سے دو روز قبل مورخہ ۲۹ مارچ کو جب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ قادیان تشریف لائے تھے تو شہر واسیوں نے ان کے اعزاز میں مختلف گیٹ بنا کر ان کا سواگت کیا اور جلوس نکالا گیا جس میں علاقہ کے ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان کے سواگت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی پولیس چوکی کے قریب ایک گیٹ بنایا گیا تھا۔ جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی کثیر تعداد جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کے استقبال اور مبارک باد دینے کے لئے کھڑی تھی۔

ناظر امور عامہ قادیان

جناب چیف جسٹس صاحب پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ اور بعض وزراء کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

(۱) پنجاب اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ نے مہاتما گاندھی جی کے ۱۰۸ ویں جنم دن ۲ اکتوبر ۱۹۷۶ء تک پنجاب کے تمام دیہات کو بجلی سے روشن کر دینے کا منصوبہ تیار کیا ہے اور اس پر برق رفتاری سے عمل کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں جناب پروفیسر سد یشور پرشاد صاحب نائب وزیر برقیات حکومت ہند جو ۱۹۶۷ء سے کسی نہ کسی شعبہ میں نائب وزیر کے عہدہ پر فائز چلے آ رہے ہیں۔ اور اعلیٰ پایہ کے مصنف ہیں۔ ۲۹ جنوری کو بمقام چوہدر یوال تشریف لائے اور سب ڈویژن بٹالہ کے باقی ماندہ چونتیس دیہات کو روشن کرنے کی کارروائی کر کے اس سب ڈویژن کو سو فیصد روشن کر دیا۔ اس موقعہ پر جناب چوہدری بلرام جی نائب وزیر محکمہ بجلی بھی موجود تھے۔ ان سب وزراء وغیرہ کو حسن کارکردگی کے باعث سرو پا بھی پیش کئے گئے۔ اس تقریب میں جناب سردار راجندر سنگھ جی کنگ ڈپٹی کمشنر، جناب ایم۔ ایم۔ بہترہ صاحب، ایس۔ ایس۔ پی گورداسپور۔ متعدد ارکان پنجاب اسمبلی اور معززین موجود تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام دعوت نامہ موصول ہونے پر مرکز کی طرف سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے (وکیل المال تحریک جدید) اور مکرم فضل الٰہی خانصاحب (نائب ناظر امور عامہ) کو اس تقریب میں شمولیت کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے ہر دو وزراء کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا۔ جو سب نے بخوشی قبول کیا۔ ہر دو وزراء صاحبان سے جماعتی نمائندگان کی پہلی ملاقات تھی۔ جناب چوہدری بلرام جی کی خواہش پر جماعت کے نمائندگان کے ہمراہ ہر دو وزراء نے تصویر کھنچوائی۔ اور کسی وقت قادیان تشریف لانے کا وعدہ فرمایا۔

اس وقت تک ضلع گورداسپور کے سولہ صد اکتیس دیہات میں سے بارہ صد دس دیہات روشن ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ ۲۰ ہزار افراد اس ضلع میں فیضیاب ہو رہے ہیں اکیس سو سب اسٹیشن ہیں ان کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ پنجاب کے بارہ ہزار ایک سو اٹھاسی دیہات میں سے مارچ ۱۹۷۵ء تک سات ہزار سات صد سترہ دیہات کو بجلی فراہم ہو چکی تھی۔ اس وقت قریباً بارہ لاکھ افراد۔ قریباً ڈیڑھ لاکھ صنعتی اور زرعی کنکشنوں سمیت۔ قریباً بارہ لاکھ کنکشنوں سے پنجاب میں استفادہ کیا جا رہا ہے۔ علاقہ کاہنوان کے ایک سو اڑتالیس دیہات کے لئے بہتر لاکھ روپے کا منصوبہ منظور ہوا ہے۔

(۲) مسٹر جسٹس سردار رنجیت سنگھ جی ہنرولا چیف جسٹس پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ کے دورہ کے موقعہ پر بتاریخ ۲ مارچ مرکز کی طرف سے قرآن مجید (انگریزی) اور دیگر اسلامی لٹریچر مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے اور مکرم فضل الٰہی خانصاحب نے گورداسپور پی ڈبلیو۔ ڈی ریسٹ ہاؤس میں آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ جو آپ نے نہایت احترام سے قبول کیا۔ اور پچیس منٹ تک سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں ہوئے مخالف احمدیت ہنگاموں کے بواعث کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے۔

ہماری دعوت پر آپ نے وعدہ فرمایا کہ اس ضلع کے آئندہ دورہ کے موقعہ پر قادیان بھی تشریف لائیں گے۔

ناظر امور عامہ قادیان

قلبی تاثرات

(بقیہ صفحہ ۳)

کے ساتھ ملاقاتوں اور روابط کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ امریکہ میں احمدی خواتین اب باقاعدہ پردہ کرتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ امریکہ میں ہماری بہنیں روزمرہ کی زندگی میں، ایسی خواتین کے اوصافِ حمیدہ کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، وکیل التبشیر جن پر تبلیغ اسلام کی عالمگیر مساعی کو رو براہ لانے کی ذمہ داری ہے، عظیم صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ ایک اعلیٰ درجہ کے منتظم کی حیثیت سے آپ کو بہت شہرت اور نیک نامی حاصل ہے آپ کی زیر نگرانی آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ شعبہ نے اس امر کا پورا پورا خیال رکھا کہ ہمیں ۳

۴ ہر ممکن سہولتیں مہیا کی جائیں۔ مرزا مبارک احمد صاحب جنہیں بہت کچھ اختیارات حاصل ہیں ہر ایک سے یہی کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں صرف ایک وجود کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور وہ ہے خلیفہ کا وجود۔ ہماری جماعت میں کسی کو نمبر ۲ پوزیشن یا سیکنڈ ان کمانڈ کی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ سب حضور کے تابع فرمان ہیں۔ ان کو جو فرائض منصبی بھی سونپے جاتے ہیں انہیں وہ پوری وفاداری کے ساتھ ادا کرتے ہیں خلافت کے ساتھ وابستگی اور کامل اطاعت ہم سب کا جزو ایمان ہے۔ لائق و فائق مرزا مبارک احمد صاحب انصار اللہ کے صدر بھی ہیں جہاں تک اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرر کردہ خلیفہ کی طاعت اور خدمات بجا لانے کا تعلق ہے آپ الحمد للہ ہم سے ہر ایک کے لئے نمونہ ہیں۔

(ترجمہ ماخوذ از اخبار الفضل مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء)

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ جماعتِ احمدیہ مرکرہ

جماعتِ احمدیہ مرکرہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۷۶ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔

مکرم پی۔ کے۔ عبدالرحیم صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم وی۔ کے۔ اسمٰعیل صاحب کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم جی۔ ایس۔ احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے کنڑی زبان میں تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلعم کی آمد سے قبل دنیا کی ضلالت کن حالات کا ذکر کرنے کے بعد آپؐ کے ذریعہ دنیا میں رونما ہوئے عظیم روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔

اس جلسہ کی دوسری تقریر خاکسار کی ہوئی۔ خاکسار نے حضرت رسول کریم صلعم کے مقام ختم نبوت کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس ضمن میں ہمارے مخالفوں کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات اور الزام تراشیوں کا قرآن و احادیث کی روشنی میں جواب دیا۔ تیسرے نمبر پر مکرم پی۔ عبدالرحیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ نے حضرت رسول کریم صلعم کی مقدس زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب کی ہوئی۔ آپ نے سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کے انسان کامل ہونے کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے آپؐ کے عشق الٰہی اور شفقت علی خلق اللہ کے متعلق بعض ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد یہ مبارک جلسہ قریباً ۹½ بجے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں تمام احباب نے شرکت کی۔ نیز مستورات بھی برعایت پردہ حاضر ہوئیں۔

خاکسار۔ وی۔ کے۔ ابراہیم سیکرٹری تبلیغ مرکرہ۔

۲۔ جماعتِ احمدیہ سکندر آباد

جماعتِ احمدیہ سکندر آباد نے مورخہ ۱۴؍۳ کو شام ۵ بجے مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ سکندر آباد میں جلسہ سیرت النبیؐ منایا۔ اس جلسہ کی صدارت محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب نے فرمائی۔ محترم محمد حنیف صاحب اور مکرم سلطان محمد الٰہ دین صاحب کی تلاوت کے بعد عزیزم مقصود احمد صاحب شرق نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا" خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد خاکسار نے درود شریف کی اہمیت اور اس کی فضیلت پر تقریر کی۔ بعد ازاں محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے قرآن مجید کی روشنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلق کو پیش فرمایا اور اس سلسلہ میں کئی واقعات بھی بیان فرمائے۔ اس کے بعد مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم شیخ مسعود احمد صاحب درویش نے نظم پڑھی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے رسول کریمؐ کے معجزات کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں چند ضروری اعلانات اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔ حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ مستورات بھی شریک جلسہ رہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خاکسار بشیر الدین الٰہ دین سیکرٹری تعلیم و تربیت۔

۳۔ جماعتِ احمدیہ شیموگہ

جماعتِ احمدیہ شیموگہ میں مورخہ ۱۴؍۳ کو احمدیہ مسجد میں بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم ایس کے اختر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ سیرۃ النبی صلعم کا جلسہ منعقد ہوا۔

خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیزم چاند پاشا صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا کلام پڑھکر سُنایا۔

صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ صدارتی تقریر کے بعد مکرم میر مظہر الحق صاحب نے سیرۃ النبی صلعم پر مضمون پڑھا۔ بعدہٗ عزیزم میر موسیٰ حسین نے سیرت پر اپنا انگریزی میں مضمون سنایا۔

بعدہٗ مکرم شیخ محمود صاحب نے "محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ" کا مضمون پڑھا۔ آپ کے بعد مکرم ایس۔ ایم جعفر صادق صاحب نے آنحضرت صلعم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سُنایا۔ بعدہٗ خاکسار نے آنحضرت صلعم کے "اخلاق فاضلہ" پر تقریر کی۔ خاکسار کے بعد مکرم منصور احمد صاحب نے سیرت پر اپنا لکھا ہوا مضمون سُنایا۔ آخری تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس کی ہوئی۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلعم کا عشقِ الٰہی۔ اور شفقت علی خلق اللہ کے ضمن میں رسول کریم صلعم کے ایمان افروز واقعات سُنائے۔

صدارتی تقریر کے بعد دُعا ہوئی۔ اور سامعین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ رات بارہ بجے بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

۴۔ جماعتِ احمدیہ سوروب

مورخہ ۱۷ مارچ کو بعد نماز عشاء مکرم نور احمد صاحب احمدی سوروب کے گھر پر سب احمدی مرد و زن جمع ہوئے۔ جس میں خاکسار نے سوا گھنٹہ تک آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ بعد دُعا یہ مبارک مجلس برخواست ہوئی اور اہل خانہ نے حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

۵۔ جماعتِ احمدیہ کیرنگ

مورخہ ۱۴ (اٹھارہ مارچ) کو شام ۶ بجے مسجد احمدیہ کیرنگ کے وسیع صحن میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم عبدالمطلب خاں صاحب نے ادا کئے۔ مکرم حسام الدین خان صاحب کی تلاوتِ پاک کے بعد مکرم عبداللہ بلال صاحب نے "بدرگاہِ ذی شان خیر الانام" نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم یٰسین خاں صاحب نے آنحضرت صلعم کے عورتوں پر احسانات۔ مکرم ظلِ الرحمٰن صاحب نے آنحضرت صلعم کی سادہ زندگی۔ مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے آنحضرت صلعم اور تربیت اولاد۔ مکرم معین الدین خاں صاحب نے آنحضرت صلعم کا غیروں سے سلوک۔ پر تقاریر کیں۔ اور خاکسار نے آنحضرت صلعم ہی انسانِ کامل تھے۔ کے موضوع پر تقریر کی۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے رحمۃ للعٰلمین پر چند منٹ تقریر کی۔ اور خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ رات کے ۱۰ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو حضور صلعم کے اعلیٰ و ارفع نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ عبدالحلیم مبلغ کیرنگ

۶۔ جماعتِ احمدیہ بھدرواہ

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء صبح ۱۰ بجے مسجد احمدیہ بھدرواہ میں مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم شاندار طریقہ سے منایا گیا۔ ماسٹر رحمت اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم میر عبدالغنی صاحب نے اور مکرم ماسٹر عبدالرشید صاحب ٹیلر نے بالترتیب حضرت مسیح موعودؑ کا نعتیہ کلام ترنم سے سُنایا۔ اس کے بعد ماسٹر محمد شریف صاحب نے سیرۃ النبی صلعم کے متعلق اخبار بدر سے ایک مضمون پڑھکر سنایا۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرواہ نے بھی علاوہ افتتاحی تقریر کے ایک تقریر کی۔ اور نبی اکرم صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے سامعین کو اسوۂ رسول صلعم اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم محمد یٰسین خان صاحب نے بھی نبی کریم صلعم کی سیرت پر تقریر فرمائی۔

آخر میں خاکسار نے سیرتِ پاک نبی اکرم صلعم کے مختلف پہلو زیر بحث لاکر رسول اکرم صلعم کی رواداری اور خلق اللہ سے بے لوث محبت پر روشنی ڈالی۔ اور آخر پر صدرِ محترم کی اجازت سے دُعا کرائی اور دُعا کے ساتھ ہی جلسہ برخاست ہوا۔

پروگرام کے مطابق تمام احمدیوں نے اپنے اپنے گھروں پر چراغاں کیا۔ جس سے تمام احمدیہ محلہ جگمگا اُٹھا۔ مسجد کو بھی موم بتیوں سے روشن کیا گیا۔

خاکسار۔ محمد صدیق فانی سیکرٹری تبلیغ بھدرواہ

۷۔ جماعتِ احمدیہ لوہارکہ

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء کو بعد نماز عشاء لوہارکہ (پونچھ) میں سیرۃ النبی صلعم کے جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

اجلاس کی صدارت محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے کی تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ طفولیت اور بعد دعویٰ نبوت دشمنوں کی مخالفت کے موضوع پر ہوئی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالباسط صاحب فاضل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ مساوات کے موضوع پر کی۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے صدارتی تقریر کر کے بعد دعا جلسہ برخاست کرنے کا اعلان فرمایا۔

خاکسار۔ محمد ایوب ساجد مبلغ علاقہ پونچھ

9 APR 1976

۸۔ جماعتِ احمدیہ ارکھ پیٹھ

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء کو شام بعد نماز مغرب سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی صدارت میں تلاوت کلام پاک و نظم خوانی کے بعد یکے بعد دیگرے مکرم سید مظہر الدین صاحب مکرم رحمت خان صاحب مکرم ایجاب الحق خان صاحب مکرم وسیم احمد خان صاحب مکرم سید نذیر الدین صاحب مکرم عبدالباری خان صاحب

سنے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی رات قریبًا نو بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔
خاکسار۔ سید مبشر الدین احمد معلم ارکو پٹنہ

۹۔ جماعتِ احمدیہ شاد نگر

جماعتِ احمدیہ شاد نگر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۱۹ ر مارچ ۱۹۷۶ء کو خاکسار کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔

مکرم منور غوری صاحب نے تلاوت قرآن کی اور عزیزہ طیبہ جعفر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سے
"نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا"
پڑھ کر سنائی۔ عزیز افضال احمد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے "صدق و دیانت" پر تقریر کی۔ عزیزہ شاکرہ بیگم نے اس عنوان پر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کی فرمانبرداری کے لئے کیا تعلیم دی ہے تقریر کی۔ عزیزہ منیرہ بیگم کی تقریر کا عنوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم تھا۔ مکرم منور غوری صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی تھے کے عنوان پر تقریر کی۔

آخری تقریر خاکسار نے کی اور بتلایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل تعلیم لے کر آئے لیکن اس مکمل تعلیم کی اشاعت کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔
خاکسار۔ سید جعفر حسین ایڈوکیٹ صدر شادنگر

۱۰۔ جماعتِ احمدیہ سورو

مورخہ ۱۴ ر مارچ ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب و عشاء احاطہ مسجد احمدیہ سورو میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سورو نے فرمائی۔ مکرم صدر صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مختار حسین صاحب بی۔ اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورو نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا منظوم کلام سے
"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا"
خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں پہلی تقریر عزیزم سجاد صاحب کی تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جذبۂ عشقِ محمد صلعم کے چند پاکیزہ اقتباسات سنائے۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر نے مسیح موعودؑ کا نعتیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اِس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کی تھی۔ جس میں موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت دینی تزکیہ نفس کی چند مثالیں بیان کیں۔

اِس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر کی تھی۔ جس میں موصوف نے اپنی تقریر اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ کی روشنی میں آپؐ کے "خُلقِ عظیم" کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ محبت الٰہی حاصل کرنے کے لئے آپؐ کی متابعت لازمی ہے۔

آخر میں دُعا کی گئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں مکرم امیر الدین صاحب نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق لاؤڈسپیکر کا انتظام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح معنوں میں پیروی کرنے کی اور محبت الٰہی حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔
خاکسار۔ عبد الستار خاں سیکرٹری تبلیغ سورو۔

۱۱۔ جماعتِ احمدیہ غنچہ پاڑا

8 APR 1976

مورخہ ۱۲ ر مارچ ۱۹۷۶ء بعد نماز مغرب مقامی مسجد احمدیہ میں جناب شیخ ثناء اللہ صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ یوم سیرۃ النبی صلعم منایا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شیخ ابراہیم صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم کیناخاں صاحب مکرم صدیق صاحب اور عزیزم لیاقت علی خان اور مکرم رفیع الدین خان صاحب نے یکے بعد دیگرے نظم خوانی کی۔ اس کے بعد سب سے پہلے مکرم کیناخان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت رسول کریم صلعم کے اعلیٰ اخلاق کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم منصور خان صاحب جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد آخری تقریر خاکسار نے کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر سے پہلے ایک نظم "بارگاہِ ذی شان خیر الانام" پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے اسی نظم کا اُڑیہ زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی مقدس زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرنے کے بعد اس زمانہ میں اسلام کی خستہ حالت بیان کرتے ہوئے۔ اسلام کو از سرِ نو زندہ کرنے کے بارے میں قرآن مجید کی پیشگوئی "وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ" کی تشریح کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔ اس اجلاس میں احمدی احباب اور مستورات کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی مرد اور عورتیں بھی شامل تھیں۔ دُعا کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ۔
خاکسار۔ شمس الحق خاں معلم مقیم غنچہ پاڑا۔

۱۲۔ جماعتِ احمدیہ بمبئی

مورخہ ۱۴ ر مارچ ۱۹۷۶ء بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب بی۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد صدرِ اجلاس مکرم محمد سلیمان صاحب۔ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ مکرم یوسف علی صاحب عرفانی۔ مکرم بشیر محمد خان صاحب۔ عزیزم عبد الشکور صاحب مالاباری اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس حیات اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔
خاکسار۔ شریف احمد امینی انچارج مبلغ بمبئی۔

۱۳۔ جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز

جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں اتوار کے دن نماز مغرب کے بعد جلسہ سیرت النبی منایا گیا۔ اس جلسے کو زیادہ مفید اور کامیاب بنانے کے لئے چند ایک غیر احمدی دوستوں کو پہلے سے دعوت دی گئی تھی۔ جلسہ کی کارروائی زیرِ صدارت مکرم جناب ایس۔ اے رضوان صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد یوسف صاحب درویش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر کی تھی موصوف نے حضور کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلو احسن رنگ میں بیان کئے۔ مکرم بشارت احمد صاحب نے حضورؐ کی سوانح عمری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر ہندی زبان میں تقریر کی۔ صدارتی تقریر میں محترم رضوان صاحب نے فرمایا کہ حقیقی نجات آنحضرتؐ کے کامل پیروی سے حاصل ہوتی ہے۔ صدر صاحب کی تقریر کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔
خاکسار۔ محمد لطیف الرحمٰن احمدی موسیٰ بنی مائنز

امنِ عالم اور اسلامی تعلیمات

(بقیہ صفحہ ۶)

حقوق و فرائض کے سلسلہ میں لازم آتا ہے اُس وقت تک اس بے چینی اور بے اطمینانی کی صورت سے تمہارا چھٹکارا پانا ممکن نہیں۔ کسی ایک طبقہ کی فرضِ منصبی سے غفلت دوسرے طبقہ کی حق تلفی کا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ یہی حق تلفی دوسرے کو بے چین کرکے مطالبات پر مجبور کرتی ہے۔ تب مطالبات کا سلسلہ اتنا طول پکڑ جاتا ہے کہ حتیٰ زرتم المقابر کا انجام سامنے آجاتا ہے۔

تکاثر کی جگہ مسابقت کی روح کار فرما ہو تو یہ بات پیدا ہی نہیں ہوتی۔ چنانچہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ
لِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔
ہر ایک کا اپنا ایک نصب العین اور فرضِ منصبی ہوتا ہے اے مومنو! تم ایثار و قربانی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا نیکیوں میں مسابقت کی روح پیدا کر سکنے کی کوشش کرو۔ دوسرے کی خدمت کر کے قلبی مسرت حاصل کرو۔ مگر اِس زمانہ کی گنگا ہی اُلٹی بہتی ہے۔ ایصالِ خیر سے زیادہ روحِ مسابقت سے زیادہ جلبِ منفعت کو ترجیح دی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں بغض و عداوت پھیل جاتی ہے۔ اور بے چینیوں کا یہ سلسلہ نہ ختم ہونے والا نظر آرہا ہے۔

(ختم شد)

اخبارِ قادیان

• مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش کی اہلیہ صاحبہ تاحال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جہاں اُن کے ہاں مُردہ بچہ پیدا ہوا۔ اب قدرے افاقہ ہے تاہم کامل صحت کے لئے احباب جماعت دُعا فرمائیں۔

• مکرم مستری محمد دین صاحب درویش تاحال مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوئے احباب موصوف کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

• مورخہ ۲۶ ہ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز سکول قادیان کے نتائج نکلے۔ نویں۔ دسویں اور پانچویں کلاس کا امتحان بورڈ کی طرف سے لیا جا رہا ہے۔ جملہ طلباء و طالبات کے لئے اور اس کے علاوہ بعض بچے بچیاں مختلف امتحانوں میں شرکت کر رہے ہیں۔ سب کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

احباب کا شکریہ

خاکسار کو اپنی اہلیہ صاحبہ کی وفات پر بہت سے عزیزوں دوستوں کی طرف سے تعزیتی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے۔ میں اخبار بدر کے ذریعہ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار۔ عبد الرحیم دیانت درویش

مسیحا کی آمد — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

یہی حال دُوسری مغربی سیاسی طاقتوں کا ہُوا۔

مغربی طاقتوں کو چونکہ مشرقی دُنیا اور افریقی ممالک کے استحصال کا چسکہ پڑ چکا تھا۔ اِس لئے گو اُن کی حکمرانی تو ان ممالک سے ختم ہو گئی لیکن ان شاطر قوموں نے استحصال کا انداز بدل دیا۔ اور اقتصادیات کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اس طرح پسماندہ ممالک کی امداد کے لبادہ میں نمودار ہونے لگے۔ غلّہ دے کر اپنے مقاد منوانے کا طریق اپنایا۔ چنانچہ حال ہی میں امریکہ کے کسنجر کا اعلان کہ یہ ایں ...۔ ادہ میں وہ ممالک امریکہ کی مخالفت ترک کر دیں جو امریکہ سے مدد لیتے ہیں ورنہ ان کی اقتصادی امداد پر اثر پڑے گا۔ ان لوگوں کے استحصالی عزائم کو کھول دیتا ہے۔ مگر اب دُنیا اس قدر بیدار ہو چکی ہے کہ ان کا یہ حربہ بھی کارگر ثابت نہیں ہو رہا۔

مغربی اقوام کے استحصال سے نجات دلانے کے سلسلہ میں حضرت مسیحائے وقت کے جانشینوں نے بتوفیق ایزدی افریقی ممالک کے پسماندہ لوگوں کو انسانیت کا شرف دلانے اور اُن کی خودی و خودداری کو بلند کرنے کے لئے عرصہ پچاس سال سے بے لوث خدمات جاری کر رکھی ہیں۔۔۔ بلکہ جماعت کے موجودہ امام ہمام نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے بعض ممالک کا خود دَورہ فرما کر اس مہم کو اور تیز کرنے کے لئے "نصرت جہاں" کے نام سے ایک شاندار عملی سکیم کا اجراء فرمایا۔ جس کے تحت تبلیغ اسلام اور مروجہ تعلیم کے دائرے کو اور زیادہ وسعت دینے کے ساتھ ساتھ وہاں پر ہیلتھ سنٹر بھی کھولے جانے کا پروگرام بنایا۔ خدا کے فضل سے اس کے شاندار نتائج نکل رہے ہیں۔ یہ وہ عملی اقدامات ہیں جو باقی دُنیا کے ساتھ ساتھ ان پسماندہ ممالک کے باشندوں کو اُلجھنوں سے نجات دِلانے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔

(۴) —— دُنیا کی اُلجھنوں میں سے چوتھے نمبر پر ہم اس اُلجھن کا ذکر کرنا چاہیں گے جو امن کی تلاش میں پیدا ہو رہی ہے۔ چونکہ اس کی تفصیل زیادہ تشریح طلب ہے اس لئے اس پر ہم کسی اور وقت گفتگو کریں گے۔ اس جگہ بطور اختصار اس قدر ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ امنِ عالم کے قیام کے سلسلہ میں حضرت مسیحائے زمان نے جو اُصول بیان کئے ہیں اور جن راہوں کی نشاندہی کی ہے وہی اس قابل ہیں کہ ان پر عمل پیرا ہو کر ساری دُنیا میں دائمی اور پائیدار امن قائم کیا جا سکے۔ بہرحال آئندہ کسی وقت اس پر زیادہ تفصیل سے بات کی جائے گی۔

اگرچہ دُنیا کو درپیش اَور بھی بہت سی اُلجھنیں ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش اسی قدر بیان پر اکتفا کرتے ہوئے آخر پر عرض کریں گے کہ ہماری اس تفصیل سے اُٹھائے گئے تیسرے سوال کا جواب بھی خود بخود حل ہو گیا کہ دُنیا کی ایسی اُلجھنوں سے نجات دِلانے کا کام کسی بھی سیاسی یا دنیوی لیڈر کے بس کا کام نہیں۔ یہ کام تو کوئی رُوحانی شخصیت ہی کر سکتی ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اس کا آغاز ہو چکا۔ اَب وقت خود بتا دے گا کہ یہ آغاز کس طرح کے شاندار نتائج پر منتج ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ خدائے قادر و توانا کی تقدیر ہے۔ جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔

اِن شاء اللہ تعالیٰ

درخواستِ دُعا:— مکرم وی محمود صاحب مالاباری کلکتہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔ انہوں نے درویش فنڈ کی مد میں -/۲۵ روپیہ ارسال فرمائے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

اُمراء و صدر صاحبان متوجہ ہوں

امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے تحریر ہے کہ بدر کی گزشتہ اشاعتوں میں یہ اعلان کروایا گیا تھا کہ اُنیسویں سال میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف کے تعلق سے ایک نئے باب کے آغاز کا اعلان فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت کے مخلص احباب سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے کر ثوابِ دارین حاصل کریں تاکہ معلّمین کی تکلیف وہ کمی دُور ہو سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:—

"جماعت کے ایسے افراد جو اپنا پُورا وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف نہیں کر سکتے لیکن وہ خدمتِ سلسلہ کا شوق رکھتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔ انہیں وقف کے انتظام کے تحت تین ماہ یا کم از کم ایک ماہ کے لئے تبلیغ کے کام کی تربیت دی جائے گی۔ اس کے بعد وہ واپس جا کر اپنے ماحول میں آنریری طور پر بلامعاوضہ اصلاح و تربیت کا کام کریں گے۔ جس سے معلّمین کی کمی دُور ہو جائے گی۔"

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی جماعتوں میں حضور کی اس اہم تحریک کو مؤثر رنگ میں پیش فرماویں۔ اور ایسے احباب کے اسماء جو اس کام کے اہل ہوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ دفتر وقفِ جدید بھجوا کر ممنون فرماویں۔ نیز مبلغین و معلّمین کرام بھی امراء و صدر صاحبان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار نے اپنی توفیق کے مطابق حضور انور کی تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں مبلغ پچاس روپے وعدہ کیا تھا جو ادا کر دیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے مزید توفیق عطا فرمائی ہے۔ تو اب میں پچاس کی بجائے ایک سو پچاس کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور یہ بھی اللہ کے فضل سے ادا کر دیئے ہیں۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ نیز خاکسار کے تمام افرادِ خانہ کی دینی و دُنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: حوالدار محمد ابراہیم
پٹھانہ تیر۔ (پونچھ)

تصحیح

اخبار بدر مورخہ یکم شہادت ۱۳۵۵ ہش مطابق یکم اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۰ پر وصیت نمبر ۱۴۱۹۹ مبشرہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی منیر احمد صاحب خادم کی شائع ہوئی ہے اس میں کل میزان قیمت زیورات اور حق مہر سہو کتابت کی وجہ سے ۴۶ روپے شائع ہو گئی ہے۔ جو دراصل -/۱۵۶۰ روپے ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیجئے

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دل آویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دِلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC.38/1582 MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE NO. 2351.
P.B. NO. 128.
CABLE:- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں!

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابلِ قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ احباب جماعت سے مخفی نہیں ہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ کا داخلہ یکم تبوک ۱۳۵۵ ہش (یکم ستمبر ۱۹۷۶ء) سے شروع ہوگا۔ اس سلسلہ میں نمونہ داخلہ فارم نظارت ہذا سے حاصل کر کے اس کی مکمل خانہ پری کرنے کے بعد یکم ظہور ۱۳۵۵ ہش (یکم اگست ۱۹۷۶ء) تک مذکورہ فارم نظارت ہذا میں واپس موصول ہونا ضروری ہے۔ اس داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:۔

۱۔ بچے کی سابقہ تعلیم ہائر سیکنڈری یا کم از کم مڈل تک ہونا لازمی ہے۔

۲۔ بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

۳۔ قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ نے امسال آٹھ وظائف منظور فرمائے ہیں جو طالب علم کی ذہنی، اخلاقی و اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب تاریخ مذکورہ تک فارم داخلہ پُر کر کے دفتر ہذا میں ارسال فرماویں۔

۲۔ حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی جاری ہے۔ اس کلاس میں اس سال بھی موزوں طالب علم لئے جائیں گے۔ اس کلاس میں داخل ہونے والا بچہ ذہین ہو اور قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔ اس کے علاوہ دس بارہ سال سے عمر متجاوز نہ ہو۔ ہونہار اور مستحق طلباء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب جلد توجہ فرمائیں۔ اور اس کلاس کے داخلہ کے لئے بھی بطریق بالا کارروائی مکمل فرمائیں۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مرکز قادیان سے ماہوار رسالہ

المبشّر کا اجراء

قارئین اخبار بدر کو اخبار بدر کی گذشتہ اشاعتوں سے رسالہ "المبشر" کے اجراء کے اغراض و مقاصد کا علم ہو چکا ہوگا۔ اُمید ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کے خریدار بن کر رسالہ "المبشر" کی اشاعت کی حوصلہ افزائی فرمائی جائے گی۔ اس کا سالانہ چندہ بارہ روپے ہے۔ خط و کتابت اور رقم بنام منیجر بھجوائی جائے۔

خاکسار: منیر احمد خادم ایڈیٹر و منیجر ماہنامہ المبشر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

وصیت نمبر ۱۴۱۶۷ کے متعلق ضروری تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۲۵/۳۱ مئی وصیت نمبر ۱۴۱۶۷ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم کلکتہ کی جو وصیت شائع ہوئی ہے مجلس کارپرداز اس کی شق ۳ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اس حصہ کو خارج از وصیت قرار دیتی ہے۔ کیونکہ جو جائیداد بوقتِ وصیت موصیہ کے قبضہ و تصرف میں نہیں مجلس کارپرداز یا صدر انجمن احمدیہ اس کے حصہ کا مطالبہ نہ کرتی ہے نہ کرے گی۔ تاوقتیکہ ایسی متنازعہ فیہ جائیداد موصیہ کے قبضہ میں نہ آئے۔ لہذا وصیت نمبر ۱۴۱۶۷ میں مذکورہ شق ۳ کو خارج قرار دیا جاتا ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست دعا:۔ مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کرنول سے اپنی اہلیہ کی صحت یابی اور اپنے کاروبار میں ترقی و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز مکرم محمد عبد القیوم صاحب حیدر آباد کے گھر میں ولادت ہونے والی ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت و سلامتی اور اولادِ نرینہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان

عہدیداران مال کی خدمت میں ضروری گذارش

بلا خرچ رقوم چندہ مرکز میں بھجوانے کی سہولت

سٹیٹ بنک آف انڈیا کے ہیڈ آفس نئی دہلی نے ہماری درخواست پر سرکلر AA No. 1 سنہ ۱۹۷۶ء کیا ہے کہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں قادیان سے باہر کی جماعتوں سے بھجوائی جانے والی رقوم بلا فیس وصول کر کے بھجوائی جائیں۔ ایسی جملہ رقوم .M.T (MAIL TRANSFER) کے ذریعہ سٹیٹ بنک آف انڈیا کی برانچ قادیان میں ہمارے حساب میں جمع ہوں گی۔ اور سٹیٹ بنک کی بیرونی برانچیں رقوم وصول کرتے وقت احباب کو رسید دیا کریں گی۔ اس بارے میں احباب مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

(۱)۔ سٹیٹ بنک آف انڈیا کی قادیان برانچ میں ہمارا اکاؤنٹ (صدر انجمن احمدیہ قادیان) SADR ANJUMAN AHMADIYYA QADIAN. کے نام ہے۔ اس لئے احباب رقوم جمع کراتے وقت فارم پر "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں جمع ہونے کا درج فرمایا کریں۔

(۲)۔ احباب رقوم جمع کرا کر رسید بنک اور تفصیل چندہ دفتر ہذا کو ارسال فرما دیا کریں۔

(۳)۔ سٹیٹ بنک کے سرکلر کی مصدقہ نقول جملہ جماعتوں کو بھجوا دی گئی ہیں۔ اگر کسی جماعت میں سرکلر کی نقل نہ ملی ہو تو مطلع فرما دیں۔ تاکہ دوبارہ بھجوا دی جائے۔

(۴)۔ امید ہے احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھا کر قومی مال کی بچت کریں گے

خاکسار: عبد القدیر
محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس پونچھ

مورخہ ۲۵ ۲۶ اپریل ۷۶ء بروز اتوار سوموار

پونچھ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی تیسری عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے۔ احبابِ کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔ نیز جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت خاکسار کو مطلع کر دیں۔ موسم کے پیشِ نظر دوست اپنے ہمراہ بستر لائیں۔

خاکسار
حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ وارڈ نمبر ۳۔ احمدیہ بلڈنگ

ولادتیں

میرے چھوٹے بھائی عزیز سید ظفر الدین بی۔ ایس سی کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا مورخہ ۱۶/۳/۷۶ کو عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح میرے بڑے بھائی مولوی سید مذکر الدین صاحب بی۔ اے۔ پی۔ آئی۔ او نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پہلا نواسہ عطا فرمایا ہے۔

احبابِ کرام سے ہر دو بچوں کی صحت و سلامتی اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سیدہ نور النساء قادیان

درخواستِ دعا: مکرم برادرم منصور احمد صاحب لندن کے بیٹے بعمر ۱۱ سال کے گھٹنے میں چوٹ آئی ہے پلاسٹر لگا ہوا ہے احباب کرام اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)